بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

سندھ میں شراب خانوں پر پابندی کا حکم اور ردِّ عمل

شراب ام الخبائث ہے،اس کے بارے میں ہر دور میں لکھا گیا اور اس کے مفسدات کو علماء ہی نہیں بلکہ سائنسی وطبی علوم کے ماہرین نے بھی ہمیشہ بیان کیا اور اس سے اجتناب وگریز ہی میں منفعت انسانی کو تلاش کیا ہے......اور سب سے بالا کلام تو اس کا ہے جو احکم الحاکمین اور ارحم الراحمین ہے، واثمہما اکبر من نفعہما............صدق اللہ العظیم۔

سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جناب جسٹس سجاد علی شاہ نے اپنے ایک حالیہ فیصلہ میں صوبہ بھر میں موجود شراب خانوں کو اندرون دو یوم بند کرنے کا حکم جاری کیا۔

ملکی اخبارات میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق اس حکم پر دو روز میں عمل درآمد نہیں ہوسکا۔خبر میں کہا گیا کہ سندھ میں سیاسی دباؤ کے باعث شراب خانوں کو فوراً بند کرنا حکومت کے لئے مشکل ہوگیا ہے۔سندھ کے صوبائی وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی زیر صدارت اجلاس میں عدالت کو اس سلسلہ میں مطمئن کرنے کے لئے قانونی پہلو تلاش کئے جارہے ہیں۔جب کہ شراب خانوں کے بااثر مالکان شراب خانے کھلے رکھنے کے لئے حکومت پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔تفصیلات کے مطابق سندھ ہائی کورٹ کے فیصلے سے شراب کے اربوں روپے کے دھندے میں ملوث بااثر سیاسی لوگوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔صوبے میں سالانہ تقریباً بارہ ارب روپے مالیت کی شراب پی جاتی ہے۔شراب خانوں کے مالکان میں بیشتر سندھ اسمبلی اور قومی اسمبلی کے اراکین شامل ہیں۔صوبے میں مجموعی طور پر ۱۷۹ شراب خانے ہیں جن میں سے ۵۹ کراچی اور ۱۲۰ سندھ کے دیگر شہروں میں ہیں، یہ تعداد ان شراب خانوں کی ہے جو رجسٹرڈ اور لائسنس یافتہ ہیں، جبکہ بغیر لائسنس کے شراب بنانے اور بیچنے والوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے......ایک رپورٹ کے مطابق سال گزشتہ صوبہ سندھ میں بارہ ارب

☆مامضی فات وما ذھب مات فلا تفکر فیما مضی فقد ذھب وانقضی.☆

روپے سے زاید کی شراب پی گئی اور اس پر محکمہ ایکسائز کو تین ارب اسی کروڑ روپے ٹیکس موصول ہوا۔شراب خانوں کے لائسنس جاری کرنے کا اختیار وزیر اعلی کے پاس ہے اور یہ لائسنس غیر مسلموں کو ان کے تہواروں کے موقع پر شراب فروخت کرنے کے لئے جاری کئے گئے ہیں ۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۲۰۔اکتوبر ۲۰۱۶)جب کہ یہ شراب خانے سارا سال شراب فروخت کرتے ہیں اور خریداروں کی اکثریت اقلیتی برادری کے لوگوں کی نہیں ہوتی بلکہ زیادہ تر شراب مسلم کمیونٹی کے لوگ ہی خریدتے اور استعمال کرتے ہیں......

اس معاملے کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ جن غیر مسلموں کے نام پر شراب خانے کھولے گئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ بات قطعی درست نہیں کہ ان کے مذاہب میں کسی بھی تہوار کے موقع پر شراب نوشی کی ضرورت یا اجازت ہو...... پاکستان ہندو کونسل کے سرپرستِ اعلی اور رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر رمیش کمار ونکوانی نے اس صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے ایک بیان میں کہا ہے ہندو کونسل ملک بھر میں اقلیتوں کے نام پر شراب کی خرید وفروخت کی سخت مخالف ہے ۔انہوں نے کہا کہ پاکستان میں شراب کی فروخت کے لئے ہندو دھرم اور دیگر مذاہب کا نام استعمال کیا جاتا ہے جو کہ ان مذاہب اور ان کے ماننے والوں کی سراسر توہین ہے......(روزنامہ جنگ کراچی ۲۰۔اکتوبر ۲۰۱۶)

ادھر عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والے مینارٹی ونگ کے صدر یونس سوہن ایڈووکیٹ اور سیکرٹری پرویز برکت نے کہا ہے کہ وہ سندھ ہائی کورٹ کے حکم نامے کا بھرپور خیر مقدم کرتے ہیں ،انہوں نے کہا کہ عیسائیت بھی شراب کو حلال اور جائز قرار نہیں دیتی اور کوئی بھی مذہب اسے پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتا بلکہ اس سے روکتا اور اس کی مذمت کرتا ہے بعض عناصر ملک میں اقلیتوں کے نام پر اور ان کی آڑ لے کر گھناؤنے کاروبار کرتا ہے،جو افسوس ناک ہے ۔(نوائے وقت کراچی ۲۴۔اکتوبر ۲۰۱۶)

واضح رہے کہ اقلیتی اراکین اسمبلی نے ایک بل قومی اسمبلی میں عرصہ دراز سے جمع کرایا ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہ جو امتناع شراب آرڈی نینس میں لکھا ہے کہ شراب صرف غیر مسلموں کو ان کے مذہبی تہواروں کے موقع پر مہیا کی جا سکے گی ، یہ سراسر ہمارے مذاہب کی توہین ہے کیونکہ کسی اقلیتی مذہب میں ایسا کوئی حکم نہیں نہ شراب پینے کی کسی تہوار میں اجازت وضرورت ہے،لہذا اس پیراگراف کو وہاں سے ختم کیا جائے......اور آئین میں موجود ہمارے بارے میں اس تہمت کو صاف کیا جائے ۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے مطابق یہ اسلامی ملک ہے اور اس میں امتناع شراب کے قوانین موجود ہیں اس کے باوجود اتنی بڑی مقدار میں شراب کی تیاری درآمد یا فروخت اور استعمال قابل مذمت ہے ۔اور اربابِ اختیار کو اس کا نوٹس لینا چاہیئے ۔سندھ میں عدالت عالیہ کے فیصلے کو تسلیم کیا جانا چاہیئے اور اس پر عمل درآمد کیا جانا چاہیئے ......ہم جناب چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ جسٹس سجاد علی شاہ صاحب کے اس اقدام کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ انہوں نے سلیم رضا کی طرف سے دائر کردہ درخواست پر نوٹس لیتے ہوئے شراب خانوں کو بند کرنے کا حکم دیا ہے......اگرچہ ہمیں امید نہیں کہ اس حکم پر عمل درآمد ہوگا اور شراب خانے بند ہو جائیں گے کہ مالکان بہت طاقتور ہیں تاہم ان طاقتوروں کو اس طاقت ور کی طاقت کے بارے میں بتانا ضروری ہے جو کہتا ہے ان بطش ربک لشدید......تمہارے رب کی پکڑ بڑی شدید ہے ۔بہتر ہے کہ اس گرفت سے پہلے ہائی کورٹ کی گرفت (نوٹس) پر ہی اپنا معاملہ درست کرلیں ورنہ دنیاوآخرت کی رسوائی مقدر ہوگی......(رسالہ پریس میں تھا کہ اطلاع ملی کہ الحمد اللہ عمل درآمد ہوگیا)

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے لبرل وزیر اعلی

سندھ کے نئے وزیر اعلی سید مراد علی شاہ نے اپنے ایک بیان میں فرمایا ہے کہ اسکولوں میں ڈانس پر پابندی لگانے والوں کے خلاف کاروائی ہوگی۔سندھ حکومت پاکستان کے آئین کے تحت ثقافت ، ورثے کے تحفظ اور فروغ پر پختہ یقین رکھتی ہے۔انتہا پسند عناصر سے کسی بھی صورت میں کوئی ڈکٹیشن نہیں لیں گے ، نہ کسی کو ترقی پسند ایجنڈا ہائی جیک کرنے کی اجازت دیں گے۔رقص اور موسیقی ایک لبرل معاشرے کا لازمی حصہ ہے ہم اس طرح کی سرگرمیوں کی حمایت جاری رکھیں گے۔(روزنامہ نوائے وقت ۲۴۔اکتوبر ۲۰۱۶)

سندھ کے وزیر اعلی سید بھی ہیں مرادِ علی بھی ہیں اور شاہ بھی ......نہ جانے کس نے انہیں بھڑکا دیا اور انہوں نے اپنا مخفی لبرل ایجنڈا طشت از بام کردیا......مگر وہ یہ بات بھول گئے کہ وہ ایک اسلامی جمہوری ملک کے وزیر اعلی ہیں جس کا سرکاری مذہب اسلام ہے اور اسلام رقص وسرود کی تربیت اور رقص کے فروغ کی اجازت نہیں دیتا ....آئین پاکستان کی تمہید میں یہ بات لکھی گئی ہے کہ............آئین کے مطابق چونکہ اللہ تعالی ہی بلا شرکتِ غیرے حاکم مطلق ہے اور پاکستان کے جمہور کو اختیار واقتدار اللہ کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق ہوگا۔نیز یہ کہ پاکستان عدل

☆مامضی فات وما ذھب مات فلا تفکر فیما مضی فقد ذھب وانقضی۔☆